بسمہ اللہ الرحمن الرحیم

قربانی

اہلِ یہود نے نذر اور قربانی کے اصول پر اس قدر زور دیا تھا کہ مذہب کی آڑ میں یہودی علمائے کرام دنیاوی مفاد کومد نظر رکھنے لگ گئے۔ بیت اللہ میں تاجروں کی دکانیں تھیں۔جہاں بھیڑوں ،بیلوں ،کبوتروں وغیرہ کی قربانی گزراننے کے لئے خریدوفروخت ہوتی تھی۔یہودی امام اس تجارت سے فائدہ اٹھاتے تھے۔یہود اس ارشاد خداوندی کو بھول گئے تھے کہ "میں قربانی نہیں بلکہ رحم زیادہ پسند کرتا ہوں" (بائبل شریف صحائف انبیاء صحیفہ حضرت ہوسیع علیہ السلام رکوع 6آیت 6)جب سیدنا مسیح نے دیکھا کہ قربانیوں کی وجہ سے بیت اللہ "تجارت کا گھر" بن کر "ڈاکوؤں کی کھو"ہو گیا ہے۔(انجیل شریف راوی بہ مطابق حضرت یوحنا علیہ السلام رکوع 2آیت 16) تو ابن اللہ (سیدنا مسیح) کی غیرت جوش زن ہوئی۔آپ نے "ان سب کو نکال دیا جو بیت اللہ میں خریدوفروخت کررہے تھےاور صرافوں کے تختے اور کبوترفروشوں کی تختیاں الٹ دیں "(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی علیہ السلام رکوع 21آیت 12)اور فرمایا کہ "ان کو یہاں سے لے جاؤمیرے پروردگار کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ۔"(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت یوحنا علیہ السلام رکوع 2آیت 16) پروردگار نے فرمایا ہے کہ "میرا گھر سب قوموں کے لئے عبادت کا گھر ہو گا، لیکن تم اسے ڈاکوؤں کی کھوہ بناتے ہو"(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت مرقس علیہ السلام رکوع 11آیت 17،18) پروردگار کا مقصد تھا کہ غیر یہودی اقوام کے فرزند بھی اس کے گھر میں حاضر ہو کر اس پر ایمان لانے کا موقع حاصل کرکے اس کے احسان ،رحم اور محبت کو پہچان سکیں۔پروردگار کا حکم تھا کہ "میرا حکم ماننا قربانی چڑھانے سے اور شنوا ہونا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے کیونکہ نافرمانی اور جادو گری برابر ہیں اور سرکشی کفر اور بت پرستی برابر ہے"(بائبل شریف 1 سموئیل رکوع 15آیت 22،23) پروردگار نے فرمایا تھا کہ "میں تیرے گھر کا بیل نہ لونگا نہ تیرے باڑے کا بکرا، کیا میں بیلوں کا گوشت کھاتا ہوں یا بکروں کا لہو پیتا ہوں۔ توشکر گزاری کی قربانیاں خدا کے آگے گزران ،"(زبور شریف رکوع 50آیت 9–14)اس نے بنی اسرائیل کو کہا تھا کہ جس دن میں تمہارے باپ دادوں کو ملک مصر سے نکال لایا میں نے سوختنی قربانی اور ذبیحہ کی نسبت کچھ نہیں کہا اور حکم نہیں دیا۔ بلکہ ان کو میں نے اتنا ہی کہہ کے حکم دیا کہ میری آواز کے شنوا ہو اور میں تمہارا خدا ہونگا اور تم میرے لوگ ہوگے"(بائبل شریف صحائف انبیا صحیفہ حضرت یرمیاہ علیہ السلام رکوع 7آیت 22–23)لیکن اس قوم کے رہنماؤں نے احادیث پر چل کر ان خداوندی احکام کو بلائے طاق رکھ دیا اور ظاہری رسوم اور قربانیوں پر اس قدر زور دیا کہ خدا کی برگزیدہ قوم کی عبادت کا اصلی مقصد فوت ہو گیا اور غیر یہود اقوام کو بھی خدائے واحد کی عبادت کرنے کا موقعہ نہ دیا گیا۔